السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پینسرہ ضلع فیصل آباد سے انعام اللہ سوال کرتے ہیں کہ ہمارے ایک بزرگ کی قبر کے نزدیک بوہڑ کا درخت ہے اور اس کے ساتھ ہی پانی کا نالہ ہے جو ہمیشہ جاری رہتا ہے، اس پانی اور درخت کی جڑوں کی وجہ سے قبر خراب ہو چکی ہے، ہم اس قبر کو کسی دوسری جگہ منتقل کرنا چاہتے ہیں، کیا شریعت کی رو سے ہمیں ایسا کرنے کی اجازت ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد کسی ہنگامی ضرورت کے پیش نظر قبر سے نکالا جاسکتا ہے لیکن اس اقدام کے لئے ضروری ہے کہ اس سے کوئی غرض فاسد یا دنیوی مفاد وابستہ نہ ہو، چنانچہ امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ’’کیا میت کو قبر یا لحد سے کسی غرض کی بنا پر نکالا جاسکتا ہے؟‘‘

انہوں نے سوالیہ انداز میں عنوان قائم کیا اور اپنی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا، البتہ اس کے تحت جو احادیث پیش کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا رجحان اثبات کی طرف ہے، انہوں نے اس عنوان کے تحت متعدد احادیث بیان کی ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کو قبر سے نکالا اور اس کے بیٹے کی دل جوئی کے لئے اس کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور اسے اپنی قمیص بھی پہنائی، پھر دوبارہ اسے دفن کر دیا گیا، اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد محترم حضرت عبداللہ کا واقعہ ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر وہ شہید ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سفر و حضر کے دوست حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کے ساتھ انہیں ایک ہی قبر میں دفن کر دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات کھٹکتی رہتی، چنانچہ میں نے اس خلش کو دور کرنے کے لئے اپنے والد کو قبر سے نکالا اور انہیں دوسری جگہ دفن کر دیا۔

مؤطا امام مالک میں ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مقام احد سے ایک چشمہ نکالا گیا، اس کے پانی کی وجہ سے حضرت عمرو بن جموح اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی قبروں کو نقصان پہنچا تو چھیالیس سال بعد دوبارہ نکال کر کسی دوسری محفوظ جگہ دفن کیا گیا۔

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ میت کو کسی خاص حقیقی ضرورت کے پیش نظر قبر سے نکالا جاسکتا ہے اور کسی دوسری جگہ دفن کیا جاسکتا ہے لیکن اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ کوئی غرض فاسد اس سے وابستہ نہ ہو، جیسا کہ بے رونق جگہ پر اس کا مزار بنانا مقصود ہو یا اسے پختہ بنانا پیش نظر ہو، اگر ایسی بات ہے تو قبر اکھاڑنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ صورت مسئولہ میں انہی شرائط کے ساتھ میت کو قبر سے نکال کر دوسری جگہ دفن کیا جاسکتا ہے اور ایسا کرنے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:169